کے مسلمانوں کے بعض معاشرتی اور تعلیمی مسائل کی نسبت چند ایسے خیالات کا اظہار کیا تھا جن کے باعث وہاں کے علماء کا ایک طبقہ مجھ سے ناراض ہوگیا تھا۔ ایک معتبر راوی نے بیان کیا کہ جب اس طبقۂ علماء کے ایک صاحب نے مولانا بنوری سے میری شکایت کی اور میرے متعلق کوئی نامناسب کلمہ استعمال کیا تو مولانا بنوری نے اس پر اون کو تنبیہ کی اور فرمایا" اختلاف کہاں نہیں ہوتا اور کب نہیں ہوا لیکن اکبر آبادی کی نیت اور دیانت پر حملہ کرنا یا اوس کے متعلق کوئی ناشائستہ لفظ استعمال کرنا غلط ہے، پھر فرمایا: حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہم سب سے ایک نہایت شفیق استاد کی طرح طالب علموں کا معاملہ کرتے تھے، لیکن سعید کے ساتھ اون کا برتاؤ اولاد جیسا تھا۔ دادریغا اب یہ محبت اخلاص۔ وضعداری اور غایت درجہ مروت اور لحاظ کے اوصاف کہاں ملیں گے۔

یکایک بزم سے یوں اون کا اٹھنا
عجب اک سانحہ سا ہوگیا ہے

ایسے بالغ نظر اور دقیقہ رس علمائے ربانیین روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ بے شبہ مولانا کا حادثۂ وفات عالم اسلام کا ایک عظیم حادثہ ہے۔ ملتِ اسلامیہ اس کو عرصہ تک فراموش نہ کرسکے گی۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً واسبغ علیہ نعمۃ الکاملۃ الشاملۃ

افسوس ہے ۱۷ اکتوبر ہی کو جناب قاری محمد یعقوب صاحب کی بھی ۷۸ سال کی عمر میں رحلت ہوگئی، مرحوم عرصۂ دراز سے صاحبِ فراش تھے اور ریڑھی میں چوٹ آنے کے بعد تو کل معذور ہو گئے تھے، صرف ہمت سے کام لے رہے تھے، قاری صاحب شیخ طریقت حضرت مولانا قاری محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ بڑے صاحبزادے مولانا قاری محمد یوسف صاحب ۱۹۷۱ء میں فوت ہوگئے تھے۔ دونوں بھائی

شیخ المشائخ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب قدس سرہ سے بیعت تھے اور نہایت عمیق تعلق اخلاص رکھتے تھے۔

حضرت قاری محمد اسحاق صاحب حضرت مفتی صاحب کے خلیفۂ اول اور مجازِ خاص تھے اس تقریب سے یہ تعلق اور بھی مضبوط بلکہ قابلِ رشک ہو گیا تھا۔ قاری صاحب سالہا سال تک پہاڑی حبش خاں دہلی کے مدرسہ صدیقیہ میں محنت اور جاں فشانی سے پڑھاتے رہے اور ان کی محنت کی برکت اور فیض سے سیکڑوں حافظ قرآن ہوئے۔ قاری صاحب اکابر کی روایات کے سچے امین تھے ملک کی تقسیم کے بعد پاکستان چلے گئے تھے وہاں اپنے ذوق کے مطابق مدرسہ یعقوبیہ کے نام سے بچوں کی ایک اچھی درس گاہ قائم کی جس میں حفظِ قرآن کا خاص اہتمام کیا۔ اب یہ درس گاہ ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔ اور مرحوم کے صاحبزادے حافظ قاری محمد ایوب اس کو سلیقے سے چلا رہے ہیں۔ قاری صاحب اپنی خصوصیات کے اعتبار سے غیر معمولی شخصیت تھے، بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص سلیقہ تھا۔ جو بچے ان کی تربیت میں رہتے تھے، ادب کا نمونہ بن جاتے تھے، پوری زندگی ایک خاص شان اور وقار کے ساتھ گزار دی۔ بڑے مہمان نواز، متواضع اور متوکل تھے، صبر و قناعت ان کی زندگی کے خاص جوہر تھے۔ ان کے احباب اور عقیدت مندوں کا حلقہ خاصا وسیع تھا، حضرت قاری محمد اسحاق صاحب اور شیخ الحدیث مولانا محمد بدر عالم صاحب کے بعد سلسلۂ نقشبندیہ کی رونق ان کے دم سے قائم تھی۔ یہاں ہندوستان میں مرحوم کے بھتیجے اور قاری محمد یوسف صاحب کے صاحبزادے قاری محمد ادریس صاحب نئی دہلی کی جامع مسجد کے خطیب ہیں اور بزرگوں کی بہت سی خصوصیتیں ان میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ملک کیا تقسیم ہوا کہ پرانی محفل ہی ویران ہو گئی پل بنگش دہلی کے مکان میں حضرت قاری محمد اسحاق صاحب کی مجلس ایک عجیب طرح کی روحانی مجلس تھی۔ اس محفل کی روحانی شعاعیں اب بھی کبھی کبھی قلب کو گرما دیتی ہیں۔ کمرے کے ایک کونے میں فاضل اجل مولانا محمد بدر عالم صاحب مراقب ہیں۔ دوسرے گوشے میں مولوی سید عقیل محمد صاحب بی ایس سی ایڈوکیٹ میرٹھ سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ اور تیسرے گوشے میں قاری

محی الاسلام صاحب پانی پتی - بابو مصباح الدین صاحب - حافظ رحیم بخش صاحب، مولوی سید ہادی حسن صاحب خانجہاں پوری اور صوفی رشید احمد صاحب الدنی موزانو بھی کبھی کبھی مولانا مظفر الدین صاحب رئیس لال کرتی میرٹھ بھی محفل میں شریک ہوتے ہیں اور قاری محمد یعقوب صاحب اپنے والد ماجد کے جذبۂ خدمت سے سرشار دل وجان سے ان سب کی خدمت کرتے ہیں۔ قاری صاحب اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ لیکن ان کا جذبۂ خلوص، ان کی محبت، ان کی وضع داری اور دوسری بہت سی خصوصیتیں ہمیشہ یاد رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

عربی لٹریچر میں قدیم ہندوستان

تالیف: جناب ڈاکٹر خورشید احمد پروفیسر عربی دلی یونیورسٹی

اردو میں پرانے ہندوستان کے تمدن اور مذہب وعلوم کے بارے میں اب تک عربی تحریروں کا تفصیلی، تحقیقی اور تنقیدی جائزہ نہیں لیا گیا تھا۔ تھوڑا بہت اگر ہوا بھی تھا تو اس کی حیثیت ادھورے غلط تراجم اور خلاصوں تک ہی محدود تھی۔ اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے اہتمام کے ساتھ پرانے ہندوستان کا عرب مولفین کی تحریروں اور بیانات کی روشنی میں تعارف کرایا ہے۔ ہندی عبارتوں میں ہندی نام جو مسخ و محرف ہو گئے تھے تاریخی شہادتوں، قرائن اور دیگر ممکن طریقوں سے ان کی تصحیح بھی فرمائی ہے۔

صفحات ۳۳۶ قیمت غیر مجلد -/۱۵

ملنے کا پتہ:- ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد

38205